بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیرِ اہتمام سالانہ محاضراتِ قرآنی کا انعقاد اِس سال بھی حسبِ سابق مارچ کے خوشگوار مہینے میں ہوا۔ ۱۹، ۲۰ اور ۲۱ مارچ کی تاریخیں محاضراتِ قرآنی کے لیے طے تھیں۔ انہی ایام میں تنظیم اسلامی کے پندرہویں سالانہ اجتماع کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا تھا۔ تنظیم اسلامی کے اجتماعات کے لیے صبح کے اوقات اور محاضراتِ قرآنی کے پروگراموں کے لیے شام کے اوقات مخصوص کیے گئے تھے۔ الحمدُ للہ کہ علمی و فکری اور تنظیمی و تحریکی افادیت کے حامل یہ دونوں پروگرام طے شدہ شیڈول کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تائید و توفیق سے بحُسن و خوبی منعقد ہوئے۔ سطورِ ذیل میں اِن اجتماعات کی تفصیلی رپورٹ پیش کرنا مقصود نہیں ہے، تنظیم اسلامی کے اجتماع کی اجمالی رپورٹ تو ماہنامہ 'میثاق' کے تازہ شمارے میں شائع ہو بھی چکی ہے، تاہم یہاں محاضراتِ قرآنی سے متعلق چند قابلِ ذکر نکات کی جانب اشارہ غیر ضروری نہ ہوگا۔

جیساکہ اکثر قارئین کے علم میں ہے، اِس سال محاضرات کے لیے ایک نہایت اہم موضوع 'دعوتِ رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر' تجویز کیا گیا تھا۔ اور چونکہ اس موضوع پر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ایک مبسوط تالیف بھی حال ہی میں اشاعت پذیر ہوئی تھی لہٰذا تمام مقالہ نگار حضرات کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اِس کتاب ہی کے مندرجات و مشمولات اور اس سے متعلقہ مباحث کو اپنے مقالات کا موضوع بنائیں تاکہ اِس اہم موضوع کے مزید گوشے نکھر کر سامنے آئیں اور 'رجوع الی القرآن' کی تحریک کو آگے بڑھانے میں مدد مل سکے۔

اِس دفعہ کے محاضرات کی ایک خاص بات یہ تھی کہ ہماری دعوت پر تشریف لانے والے تمام اہلِ علم و دانش حضرات نے محترم ڈاکٹر صاحب کی خواہش کے احترام میں اپنے خیالات مقالات کی شکل میں قلم بند فرمائے تھے۔ چنانچہ کسی قسم کی کوئی تقریر یا کوئی خطاب ان محاضرات کا حصّہ نہ بن سکا۔ سوائے ڈاکٹر ظہور احمد صاحب اظہر کی گفتگو کے، کہ اگرچہ انہوں نے محاضرات میں پیش کرنے کے لیے ایک وقیع مقالہ ہمیں ارسال کیا تھا لیکن بوقتِ محاضرات اپنے خیالات زبانی طور پر شرکا تک پہنچانے کو ترجیح دی۔ ایک خاص اہتمام ہماری جانب سے بھی یہ کیا گیا کہ بروقت موصول ہو جانے والے مقالات کو فرداً فرداً محاضرات سے قبل طبع کرا لیا گیا — تاکہ جب فاضل مقالہ نگار محاضرات

© rasailojaraid.com

کے پلیٹ فارم سے اپنا مقالہ پیش فرمائیں تو وہ پمفلٹ کی شکل میں شرکاء کے ہاتھوں میں بھی ہو۔ اعلیٰ سطح کے سیمینارز میں بالعموم اس روایت کو نبھایا جاتا ہے اور کم از کم خطبۂ صدارت کی نقول شرکاء میں ضرور تقسیم کی جاتی ہیں۔ چھ قابلِ احترام مقالہ نگار حضرات کی جانب سے ہمیں بروقت مقالات موصول ہوگئے تھے چنانچہ ہم نے بہت ہی محدود وقت میں انہیں چھاپنے کا اہتمام کیا۔ یہ تجربہ الحمدللہ بہت اچھا رہا۔ اُن مقالات میں شرکاء کا انہماک دیدنی ہوتا تھا جن کی نقول مقالہ پیش کیے جانے کے وقت شرکاءِ مجلس کے ہاتھوں میں بھی ہوتی تھیں۔ جن حضرات کے مقالات محاضرات کے موقع پر ہی طبع کرا لیے گئے تھے، ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

(۱) مولانا اخلاق حسین قاسمی صاحب (۲) پروفیسر بختیار حسین صدیقی صاحب
(۳) ڈاکٹر محمد یوسف صاحب گورایا (۴) مولانا محمد سعید الرحمان صاحب علوی
(۵) ڈاکٹر ظہور احمد صاحب اظہر (۶) چوہدری مظفر حسین صاحب

محاضرات میں پیش کیے گئے تقریباً تمام ہی مقالات ہمیں موصول ہو چکے ہیں۔ تین مقالات "حکمتِ قرآن" کے اسی شمارے میں شائع کیے جا رہے ہیں، بقیہ مقالات کی اشاعت بھی ان شاء اللہ آئندہ چند ماہ کے شماروں میں مکمّل ہو جائے گی۔

اس سال کے محاضراتِ قرآنی سے متعلق ایک اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ سابقہ معمول سے ہٹ کر ان کا انعقاد "ٹاؤن ہال" کے بجائے "قرآن آڈیٹوریم" کی زیرِ تعمیر عمارت میں کیا گیا۔ قارئین کے علم میں ہے کہ قرآن کالج اور قرآن آڈیٹوریم کی تعمیر کے لیے گارڈن ٹاؤن کے اتاترک بلاک میں مرکزی انجمن نے ایک پانچ کنال کا قطعہ اراضی حاصل کیا تھا۔ گذشتہ چار سالوں سے اس پر تعمیر کا کام جاری تھا۔ وسائل کی کمی کے باعث رفتارِ تعمیر خاصی سُست رہی۔ لیکن اب الحمدللہ قرآن آڈیٹوریم کا STRUCTURE مکمل ہو چکا ہے، گو آڈیٹوریم کے اندرونی حصے کی نوک پلک سنوارنے کا مرحلہ ابھی باقی ہے۔ آڈیٹوریم میں آٹھ صد سے زائد افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ چونکہ تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کا پروگرام بھی انہی ایام میں ترتیب دیا گیا تھا اور اس میں شرکاء کی متوقع تعداد چھ صد سے متجاوز رہتی لہٰذا فیصلہ یہی کیا گیا کہ کچھ فوری اور عارضی انتظامات کے ذریعے آڈیٹوریم کو اس قابل بنایا جائے کہ اس میں یہ پروگرام منعقد کیے جا سکیں۔ اس فیصلے کا صائب ہونا بعد میں ثابت بھی ہو گیا، اس لیے کہ موسم کی ناسازگاری کے باوصف محاضرات کی نشست میں قرآن آڈیٹوریم کی تمام نشستیں پُر نظر آتی تھیں۔

© rasailojaraid.com